روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 22 مئی 2007ء 5 جمادی الاول 1428 ہجری 22 ہجرت 1386 ھش جلد 57-92 نمبر 112

اے اللہ تو سلام ہے

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز کے بعد تین دفعہ استغفار پڑھتے اور پھر یہ دعا کرتے۔

اے اللہ تیرا نام سلام ہے۔ اور سلامتی تجھ ہی سے ملتی ہے۔ اے جلال اور عزت والے تو بہت مبارک ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر حدیث نمبر 931)

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں صفت السلام کی خوبصورت اور پُر معارف تشریح کا تسلسل

السلام خدا ہر مومن سے نیک اعمال کی وجہ سے سلامتی کا وعدہ کرتا ہے

حسن سلوک، امانتداری، حسن ظنی، عفو اور شکر گزاری سے ہی نیک اعمال بجالانے کی توفیق ملتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 مئی 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی صفت السلام کی خوبصورت اور پُر معارف تشریح بیان فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضرت مسیح موعود کا ارشاد پیش فرمایا۔ جس میں آپ فرماتے ہیں ہزار ہزار شکر اس خداوند کریم کا ہے جس نے ایسا مذہب عنایت فرمایا جو خدادانی اور خداترسی کا ایک ذریعہ ہے۔ اس خدا نما مذہب سے فیض اٹھانے کیلئے سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرنا ہوگی اور سچی پابندی اس کی ہدایتوں، وصیتوں اور تعلیموں پر مکمل طور پر عمل کرنے سے ہی ہوسکتی ہے۔ السلام خدا ہر مومن سے نیک اعمال کی وجہ سے سلامتی کا وعدہ کرتا ہے پس ہر مومن خدا تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرے، تبھی صفت السلام کے فیض سے فیضیاب ہوسکتا ہے۔ حضور انور نے خدا تعالیٰ کی صفت السلام کے لغوی اور اصطلاحی معانی بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں سلامتی کے حوالے سے مختلف نصائح ہیں اور نیک اعمال کرنے والوں کیلئے سلامتی کا ذکر بھی ہے۔ سورۃ القصص میں فرمایا کہ جب وہ کسی لغو بات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے لغویات کا جواب لغویات سے نہیں دینا۔ احمدی سلامتی پھیلانے والا ہے اس لئے ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔ حضور انور نے ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ السلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں رکھا ہے۔ پس تم اسے اپنے درمیان پھیلاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح سلام بھجواتا ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ فرشتے ان پر ہر دروازے سے داخل ہو رہے ہوں گے اور کہیں گے کہ سلام ہو تم پر بسبب اس کے کہ تم نے صبر کیا اور یہ سلام جو اللہ کے بندوں کو پہنچایا جا رہا ہے، یہ ہمیشہ کی سلامتی کا پیغام ہے جہاں احمدی کو یہ خوشخبری ہے کہ اگلے جہان میں اس کو صبر کی جزا ملے گی وہاں اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ سلامتی کے فیض پہنچاتا رہے گا اور پہنچا رہا ہے اور احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے جہاں اپنے میں سے ایک مومن کو برائیاں ختم کرنے والا اور نیکیاں اختیار کرنے والا ہونا ہے وہاں اسے سلامتی کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے والا بھی ہونا چاہئے اور دین حق کی محبت اور پیار کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے بعض نیکیوں کا حسین تذکرہ کیا اور احمدیوں کو انہیں اپنانے کی تحریک فرمائی۔ فرمایا کہ نیک اعمال بجالانے میں سب سے اہم کام رشتے داروں سے حسن سلوک ہے جن سے سلامتی کا پیغام ہر طرف پھیلے گا پھر نیک اعمال میں غرباء کی دیکھ بھال ہے، امانت کا حق ادا کرنا ہے، اپنے وعدوں کا پورا کرنا ہے اور یہ ایک ایسا پیغام ہے کہ جو معاشرے میں سلامتی بکھیرنے والا ہے جب یہ صورتحال پیدا ہوگی تو معاشرے میں امن وسلامتی قائم ہوگی۔ پھر حسن ظن ہے۔ اکثر جھگڑے بدظنیوں سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور یہ بدظنی پھر ایک بھائی کو بھائی سے الگ کر دیتی ہے پس ایک احمدی کو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور حسن ظن رکھنا چاہئے۔ پھر نیک اعمال میں سے سچائی کا استعمال ہے السلام خدا سے فیض پانے کیلئے سچائی پر چلنا ضروری ہے اور سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ پھر عفو ہے ایسا عفو جس سے امن اور محبت و پیار بڑھتا ہو۔ ایک احمدی معاشرے میں اس بات کو رواج دینے کی بہت کوشش کرنی چاہئے۔ پھر شکر کی عادت بھی نیک اعمال میں سے ایک عمل ہے۔ یہ شکر بھی سلامتی پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور پھر نیک اعمال میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں۔ جس معاشرے میں عدل قائم ہوگا' وہاں پھر امن اور سلامتی کی فضاء بھی قائم ہوگی اور دین حق کی صحیح تصویر بھی کھینچی جا رہی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ سری لنکا کے احمدیوں کیلئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہوئے انہیں اپنی سلامتی اور حفاظت میں رکھے۔ سری لنکا کے احمدی بھی صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرتے رہیں۔ انشاء اللہ خدا تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہوں گے۔ پس ہمیں اپنے اعمال کی ہمیشہ فکر کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہم نیک اعمال کر کے ان فضلوں اور سلامتی کو حاصل کرنے والے بن سکیں جو اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کرنے والوں کیلئے مقدر کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں!!

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعہ میں احمدی ڈاکٹرز کو ''تحریک وقف'' فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔!

''ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے۔ چاہے تین سال کیلئے کریں۔ چاہے پانچ سال کیلئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن ''وقف'' کر کے آگے آنا چاہئے۔''

پیارے آقا کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں وقف ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔

- Cardiology
- Emergency / Trauma Centre
- Paediatrics.
- Medicine.
- Surgery.

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نیلامی

دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان جیسے ہے کی بنیاد پر بذریعہ نیلامی مورخہ 28 مئی 2007ء کو بوقت 8:00 بجے فروخت کیا جائے گا۔ دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرمائیں۔

سامان: ۔ کرسیاں، میز، کمپیوٹر کے پرزہ جات، لکڑی کی الماریاں، لوہے کا سکریپ، چپ بورڈ کی شیٹیں، ٹیلی فون سیٹ، واٹر کولر، دیگر الیکٹرونکس کا سامان۔

نیلامی بذریعہ بولی ہوگی اور رقم موقع پر وصول کی جائے گی۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کے تحت عائد ہونے والی مختلف ذمہ داریوں کا تذکرہ اوراس پہلو سے نہایت اہم نصائح

اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس پر ہماری زندگی چلنی چاہئے

دعاؤں کے ذریعہ سے میری مدد کریں اور میں ہر وقت آپ کے لئے دعا گو رہوں کیونکہ جماعت اورخلافت لازم و ملزوم ہیں

جب سب مل کر خلافت احمدیہ اور خلیفۂ وقت کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء فضلوں کو کھینچنے والی ہوگی کیونکہ امام اورجماعت کی دعائیں ایک سمت میں چل رہی ہوں گی

خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں عہدیداروں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ کہ حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے سپرد کی گئی ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 6/اپریل 2007ء(6/شہادت 1386 ہجری شمسی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

آج میں بعض احادیث کا صفت مالکیت کے لحاظ سے ذکر کروں گا۔ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا، کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔امام نگران ہے اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔آدمی اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے، اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخاری کتاب الأسقراض واداء الدیوان۔باب العبد راع فی مال سیّدہ ولا یعمل الّا باذنہ۔حدیث نمبر 2409)

اس حدیث میں چار لوگوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ایک امام کو کہ وہ اپنی رعیت کا خیال رکھے۔ایک گھر کے سربراہ کو کہ وہ اپنے بیوی بچوں یا اگر اپنے خاندان کا سربراہ ہے تو اس کا خیال رکھے۔ایک عورت جو اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے ان کا خیال رکھے۔ایک خادم جو اپنے مالک کے مال کا نگران ہے۔پھر آخر میں فرمایا کہ یہ سب لوگ جن کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی ہے، یہ سب یاد رکھیں کہ جو مالک کُل ہے، جو زمین و آسمان کا مالک ہے جس نے یہ ذمہ داریاں تمہارے سپرد کی ہیں وہ تم سے ان ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھے گا کہ صحیح طرح ادا کی گئی ہیں یا نہیں کی گئیں۔جس دن وہ مالک یوم الدین جزا اور سزا کے فیصلے کرے گا اس دن یہ سب لوگ جوابدہ ہوں گے۔اس لئے کوئی معمولی بات نہیں ہے۔دل دہل جاتا ہے ہر اس شخص کا جو جزا سزا پر یقین رکھتا ہے۔

پس سب سے پہلے فرمایا کہ امام پوچھا جائے گا اور یہ چیز تو ایسی ہے جس سے میرے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داری سپرد کی ہے اس کی ادائیگی میں سستی نہ ہو جائے اور یہ ذمہ داری ایسی ہے کہ جو نہ کسی ہوشیاری سے ادا ہو سکتی ہے، نہ صرف علم سے ادا ہو سکتی ہے، نہ صرف عقل سے ادا ہو سکتی ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تو ایک قدم بھی نہیں چلا جا سکتا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دعاؤں کے ذریعہ ہی جذب کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔

پس سب سے پہلے تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ دعاؤں کے ذریعہ سے میری مدد کریں اور میں ہر وقت آپ کے لئے دعا گو رہوں کیونکہ جماعت اور خلافت لازم و ملزوم ہیں۔اللہ تعالیٰ مجھے اپنی ذمہ داریاں اُس طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح وہ چاہتا ہے۔جب سب مل کر خلافت احمدیہ اور خلیفۂ وقت کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو کھینچنے والی ہو گی کیونکہ امام اور جماعت کی دعائیں ایک سمت میں چل رہی ہوں گی، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگ رہی ہوں گی۔تو جب ایک سمت میں چل رہی ہوں گی تو دعائیں کرنے والوں کی سمتیں بھی ایک طرف چلتی رہیں گی۔ان کو بھی یہ خیال رہے گا کہ جب ہم دعا کر رہے ہیں تو ہمارے عمل بھی ایسے ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوں، اس سمت میں جا رہے ہوں جہاں خلیفۂ وقت اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں جانا چاہئے یا خلیفۂ وقت اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں لے جانا چاہتا ہے۔اگر اس احساس کے ساتھ دعا کر رہے ہوں گے تو اپنی اصلاح کی بھی ساتھ ساتھ توفیق ملتی رہے گی اور امام کے لئے نگرانی کا کام بھی آسان ہو رہا ہو گا۔

پس اس نکتہ کو ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ جہاں امام کی ذمہ داری ہے کہ انصاف قائم کرے اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق جماعت کی تربیت کی طرف توجہ دے، ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کرے، ان کے لئے دعائیں کرے وہاں افراد جماعت کو بھی اس احساس کو اپنے اندر قائم کرنا ہو گا کہ اگر ہمیں خلافت سے محبت ہے تو ہم بھی اپنی حالتوں کو دیکھیں اور ان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس پر خدا اور رسول کے حکموں کے مطابق ہماری زندگی چلنی چاہئے یا جس طرف ہمیں خلیفۂ وقت چلانا چاہتا ہے۔

دیکھیں جب ماں باپ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیتے ہیں تو بعض اوقات بچوں میں یہ احساس بھی پیدا کرتے ہیں اور ان کے اس احساس کو بیدار کرتے ہیں کہ تم ہماری عزت اور ہمارے خاندان کی عزت کی خاطر یہ یہ بُری باتیں چھوڑ دو اور نیک عمل کرو۔ایسی باتیں نہ کرو جس سے دوسروں کے سامنے ہماری سُبکی ہو۔نگران کا ان کے ان جذبات کو ابھارنا بھی ان کی اصلاح کا ایک حصہ ہے، ایک کام ہے۔پس ہر فرد جماعت جو حضرت مسیح موعود کی جماعت کی طرف منسوب ہوتا ہے یہ بات یاد رکھے کہ حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب ہو کر آپ کو بدنام نہیں کرنا۔اس بات کا حضرت مسیح موعود نے خود بھی اظہار فرمایا ہے۔مفہوم یہی ہے جو میں نے بیان کیا، الفاظ ذرا مختلف ہیں۔

اسی طرح امام کی نگرانی کے ضمن میں یہ بات بھی کرتا چلوں کہ آجکل یا یوں کہنا چاہئے جماعت

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

میں امام یا خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں، عہدیداران متعین ہیں، ان کا بھی فرض ہے کہ حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اگر کبھی کسی موقع پر اپنے پر یا اپنے عزیزوں پر بھی زد پڑتی ہو تو اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے سپرد کی گئی ہے تاکہ اس نگرانی میں خلیفۂ وقت کی بھی احسن رنگ میں مدد کرسکیں، تاکہ جزا سزا کے دن اس کو سرخرو کروانے والے بھی ہوں۔ ہر عہدیدار کے عمل جہاں براہ راست اس کو جوابدہ بناتے ہیں اور ہر عہدیدار اپنے دائرے میں جہاں نگران ہے وہ ضرور پوچھا جائے گا۔ یاد رکھیں کہ خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں آپ اس لحاظ سے بھی ذمہ دار ہیں، اس لئے کبھی یہ نہ سوچیں کہ کسی معاملے میں خلیفۂ وقت کو اندھیرے میں رکھا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے، رکھ سکتے ہیں آپ، لیکن خدا تعالیٰ جو جزا سزا کے دن کا مالک ہے، اس کو اندھیرے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ پس ہر عہدیدار کی دوہری ذمہ داری ہے، اس کو ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہئے اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا دعا ہی ہے جو سیدھے راستے پر چلانے والی ہے اور چلا سکتی ہے کہ اپنے ذمہ داری کو دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں۔ جہاں تک میری ذات کا سوال ہے۔ میں جہاں اپنے لئے دعا کرتا ہوں، عہدیداروں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ انصاف پر قائم رکھتے ہوئے، سیدھے راستے پر چلائے۔ کبھی ان سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جس کا اثر پھر آخر کار یا نتیجۃً مجھ پر بھی پڑے۔ یہاں جماعت کو بھی یہ توجہ دلا دوں کہ آپ لوگ بھی اپنی ذمہ داری کا صحیح حق ادا نہیں کر رہے ہوں گے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ خادم مالک کے مال کا نگران ہے، اگر آپ اس ذمہ داری کا حق ادا کرتے ہوئے اُسے ادا نہیں کر رہے جو خلیفۂ وقت نے آپ کے سپرد کی ہے۔ اس کی صحیح ادائیگی نہ کرکے آپ بھی اس مال کی نگرانی نہ کرنے کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ جب خلیفہ وقت نے آپ سے مشورہ مانگا ہے تو اگر آپ صحیح مشورہ نہیں دیتے تو خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ اگر انصاف سے کام لیتے ہوئے ان لوگوں کو منتخب نہیں کرتے جو اس کام کے اہل ہیں جس کے لئے منتخب کیا جا رہا ہے، اگر ذاتی تعلق، رشتہ داریاں اور برادریاں آڑے آ رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی نافرمانی کر رہے ہیں کہ تؤدوا الامانات الی اھلھا۔ یعنی تم امانتیں ان کے مستحقوں کے سپرد کرو جو ہمیشہ عدل پر قائم رہنے والے ہوں۔ اور اس اصول پر چلنے والے ہوں کہ جب بھی فیصلہ کرنا ہے تو اس ارشاد کو بھی پیش نظر رکھنا ہے کہ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ کہ انصاف سے فیصلہ کرو۔ جو ذمہ داریاں سپرد کی گئی ہیں ان کو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا کرو۔ اگر نہیں تو یہ نہ سمجھو کہ یہاں داؤ چل گیا تو آگے بھی اسی طرح چل جائے گا۔ اللہ کا رسول کہتا ہے کہ جزا سزا کے دن تم پوچھے جاؤ گے۔

پس جماعت کا بھی کام ہے کہ ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو اس کے اہل ہوں اور ذاتی رشتوں اور تعلقات اور برادریوں کے چکر میں نہ پڑیں۔ اور اسی طرح خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں عہدیداروں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور ان افراد جماعت کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے (جیسا کہ میں نے پہلے کہا) جن پر اعتماد کرتے ہوئے بہترین عہدیدار منتخب کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے اور مالک کے مال کی نگرانی یہی ہے جو ہر فرد جماعت نے، جس کو رائے دینے کا حق دیا گیا ہے کرنی ہے۔

یہ سال جماعتی انتخابات کا سال ہے۔ بعض جگہوں سے بعض شکایات آتی ہیں، ہر جگہ سے تو نہیں، اس لئے میں اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے ایسی جگہیں جہاں بھی ہیں، جو بھی ہیں اور جہاں یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے ان کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر کام دعا سے کریں اور دعائیں کرتے ہوئے اپنے عہدیدار منتخب کریں اور ہمیشہ دعاؤں سے آئندہ بھی اپنے عہدیداروں کی مدد کریں اور میری بھی مدد کریں۔ اللہ مجھے بھی آپ کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق دیتا رہے اور جو کام میرے سپرد ہے اس کو ادا کرنے کی احسن رنگ میں توفیق دیتا رہے۔

دوسری اہم بات جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ گھر کے سربراہ کی ہے۔ گھر کا سربراہ ہو یا بعض اوقات (جیسا کہ میں نے کہا) بعض خاندانوں نے بھی اپنے سربراہ بنائے ہوئے ہوتے ہیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے بچوں یا خاندان کی تربیت کی ذمہ داری ان کی ہے۔ ان کے اپنے عمل نیک ہونے چاہئیں۔ ان کی اپنی ترجیحات ایسی ہونی چاہئیں جو دین سے مطابقت رکھتی ہوں، نظام جماعت اور نظام خلافت سے گہری وابستگی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پابندی کی طرف پوری توجہ اور کوشش ہو تبھی صحیح رنگ میں اپنے زیر اثر کی بھی تربیت کر سکیں گے۔ خود نمازوں کی طرف توجہ ہو گی تو بیوی بچوں کو نمازوں کی طرف توجہ دلا سکیں گے۔ خود نظام جماعت کا احترام ہو گا تو اپنے بیوی بچوں کو اور خاندان کو نظام جماعت کا احترام سکھا سکیں گے۔ خود خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے والے اور اس کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں گے تو اپنے بیوی بچوں اور اپنے زیر نگیں کو اس طرف توجہ دلا سکیں گے۔ پس خاندان کے سربراہ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے، ورنہ یاد رکھیں کہ جزا سزا کا دن سامنے کھڑا ہوا ہے۔

پھر بیوی کو توجہ دلائی کہ خاوند کے گھر کی، اس کی عزت کی، اس کے مال کی اور اس کی اولاد کی صحیح نگرانی کرے۔ اس کا رہن سہن، رکھ رکھاؤ ایسا ہو کہ کسی کو اس کی طرف انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہو۔ خاوند کا مال صحیح خرچ ہو۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے بلاوجہ مال لوٹاتی رہتی ہیں یا اپنے فیشنوں یا غیر ضروری اشیاء پر خرچ کرتی ہیں ان سے پرہیز کریں۔ بچوں کی تربیت ایسے رنگ میں ہو کہ انہیں جماعت سے وابستگی اور خلافت سے وابستگی کا احساس ہو۔ اپنی ذمہ داری کا احساس ہو۔ پڑھائی کا احساس ہو۔ اعلیٰ اخلاق کے اظہار کا احساس ہو تاکہ خاوند کبھی یہ شکوہ نہ کرے کہ میری بیوی میری غیر حاضری میں (کیونکہ خاوند اکثر اوقات اپنے کاموں کے سلسلہ میں گھروں سے باہر رہتے ہیں) اپنی ذمہ داریاں صحیح ادا نہیں کر رہی۔ اور پھر یہی نہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خاوند کا شکوہ یا زیادہ سے زیادہ اگر سزا بھی دے گا تو یہ تو معمولی بات ہے۔ یہ تو سب یہاں دنیا میں ہو جائیں گی لیکن یاد رکھو تم جزا سزا کے دن بھی پوچھی جاؤ گی۔ اور پھر اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا سلوک ہونا ہے۔ اللہ ہر ایک پہ رحم فرمائے۔

اور پھر فرمایا مالک کے مال کی نگرانی کے بارے میں بھی ہر شخص پوچھا جائے گا۔ اس کی کچھ مثال تو میں نے پہلے دے دی ہے، ایک تو ظاہری طور پر جو کسی کی ذمہ داریاں ہیں اگر وہ ادا نہیں کر رہا تو مال کی نگرانی نہیں کر رہا۔ ہر پیشہ کا آدمی اگر اپنے پیشہ سے انصاف نہیں کر رہا تو اس کے سپرد حکومت کی طرف سے یا جماعت کی طرف سے یا معاشرے کی طرف سے جو ذمہ داری کی گئی ہے اس نے اس کی ادائیگی نہیں کی اور وہ جہاں دنیاوی قانون اور قواعد کے لحاظ سے اس دنیا میں محکمانہ طور پر اس کا جوابدہ ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی جوابدہ ہے۔ یا پھر روحانی نظام میں، جماعت کے نظام میں عہدیداران اور بڑے پیمانے پر امام تک بات پہنچتی ہے کہ جماعت کے افراد جو اللہ کا مال ہیں ان کی تربیت کی طرف توجہ نہ دے کر صحیح طرح نگرانی نہیں کی گئی۔

اگر دنیاوی حکومتیں بھی یہ سمجھیں، دنیا کی نظر سے اگر دیکھیں تو ان کو بھی یہ احساس دلایا گیا ہے کہ جس مال کا بہترین مصرف بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ینی رعایا کو، ملک کی آبادی کو تمہارے سپرد کیا تھا، ان کی ذمہ داریاں نہ نبھا کر، ان کے حقوق ادا نہ کرکے، ان کے تعلیمی اور دوسرے ترقیاتی مسائل پر توجہ نہ دے کر جو مالک کل ہے اس کی طرف سے ودیعت کردہ ذمہ داری کا حق ادا نہیں کیا۔ اس لحاظ سے وہ بھی جوابدہ ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے احساس ذمہ داری کے ساتھ دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ سب کو، ہر ایک کو اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس میں گو چار باتیں ہیں لیکن بنیادی اکائی سے لے کر، ایک عام آدمی سے لے کر امامت تک، ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے حساب کتاب سے بچنے کے لئے ایک خوفزدہ شخص کی مثال حدیث میں یوں دی گئی ہے کہ ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جسے اللہ نے مال اور اولاد عطا کی تھی۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میں تمہارے لئے کیسا باپ رہا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے بہتر باپ۔ اس نے کہا لیکن میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں چھوڑی اور جب میں اللہ کے حضور پیش ہوں گا تو مجھے عذاب دے گا۔ اس لئے دھیان سے سنو کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا اور جب میں کوئلہ بن جاؤں مجھے پیس دینا اور پھر اس طرح پیسنا کہ راکھ اتنی باریک ہو کہ جو ہلکی سی ہوا سے بھی اڑنے والی ہوتی ہے اور پھر کہا کہ جب شدید آندھی چلے تو میری راکھ کو اس میں اڑا دینا اور اس نے اس بات کا پختہ عہد لیا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے رب کی قسم انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ نے اس راکھ کو، اس کو جو ہوا میں اڑائی گئی تھی کہا کہ تو ہو جا تو وہ مجسم شخص کی صورت میں کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس راکھ کو اکٹھا کیا اور مجسم بنا دیا۔ پھر اللہ نے پوچھا اے میرے بندے! کس چیز نے تجھے ایسا کرنے پر اکسایا تھا۔ اس نے کہا تیرے خوف نے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی اس پر رحم کرتے ہوئے کی۔

(بخاری کتاب الرقاق باب الخوف من اللہ عزّ وجل)

پس یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (البقرۃ۔ 285) تو یہ اس کی ایک تصویر ہے۔ مرتے ہوئے کا خوف بھی اس کی بخشش کا سامان کر گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مالکیت کے ضمن میں فرماتا ہے (۔) (النساء۔ 101) اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس اس شخص کو اللہ کا خوف تھا جس نے اس کو اپنی لاش کے ساتھ یہ سلوک کروانے پر مجبور کیا۔ لیکن مالک نے رحم فرماتے ہوئے اس کی بخشش کے سامان کر دیئے۔ لیکن ایک مومن بندے کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ایک مومن کو برائیوں میں نہیں بڑھاتا کہ اللہ تعالیٰ نے بخش دینا ہے جو مرضی کئے جاؤ۔ بلکہ یہ سلوک اسے اتنی مہربانی اور رحم کرنے والے خدا کی طرف جھکانے والا ہونا چاہئے۔ یہ سلوک اپنے گناہوں کی طرف نظر کر کے استغفار کی طرف توجہ دلاتا ہے، اس کی عبادت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کیونکہ باوجود اللہ تعالیٰ کے اتنا رحم کرنے کے اللہ فرماتا ہے کہ بعض گناہ میں نہیں بخشوں گا اور فرمایا کہ شرک کا گناہ میں معاف نہیں کروں گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے ربّ عزّ وجل کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو مجھ سے دعا نہیں کرتا اور مجھ سے امید بھی وابستہ کرتا ہے۔ میں تیری بدیوں کے باوجود تجھے بخش دوں گا خواہ تو مجھے ایسے حال میں ملے کہ تیری بدیاں زمین کے برابر بھی ہوں تو میں تجھے اس کے برابر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔ اور اگر تیری خطائیں آسمان کی انتہا تک بھی پہنچ جائیں سوائے اس کے کہ تُو نے میرا کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ پھر اگر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں بخش دوں گا اور کچھ بھی پرواہ نہیں کروں گا۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابوذر غفاری)

پس شرک سے بچنا ضروری ہے۔ شرک کی بے شمار قسمیں ہیں۔ دوسرے یہاں فرمایا کہ میرے سے بخشش طلب کرو۔ پس دعاؤں کی طرف بھی توجہ ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ جزا سزا کے دن کا مالک ہے، اس کی مالکیت کی صفت کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔ گناہوں پر اس لئے دلیر ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ نے بخش ہی دینا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے اس مالک سے بخشش مانگنے کے لئے ایک دعا سکھائی ہے جو جسے چاہتا ہے بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے، یہ وہ بہتر جانتا ہے کہ کس کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے تھے (۔) یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو میرے لئے کافی ہے اور جس نے مجھے پناہ دی اور مجھے کھانا کھلایا اور مجھے پانی پلایا اور وہی ہے جس نے مجھ پر احسان کیا اور اپنے فضل سے نوازا اور وہی ہے جس نے مجھے بہت زیادہ عطا کیا اور ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ! ہر چیز کے رب، ہر چیز کے بادشاہ ہر چیز کے معبود اور ہر چیز تیرے ہی لئے ہے میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمر الخطاب)

اللہ تعالیٰ نے جو یہ اتنے احسان کئے ہیں اگر آدمی یاد رکھے تو شرک کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور پھر یہ دعا کہ تیرا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے میں تیرے آگے جھکنے والا رہوں اور تیری پناہ میں رہوں تا کہ آگ سے بچایا جاؤں۔ پس اللہ تعالیٰ کی بخشش کی مثالوں کے باوجود، جو میں نے پہلے بیان کی ہیں، آنحضرت ﷺ کا اپنے لئے دعا کرنا جن کے لئے یہ زمین اور آسمان پیدا کئے گئے تھے، جو اللہ تعالیٰ کے سلوک کا بھی سب سے زیادہ ادراک رکھتے تھے، آپ جن سے اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ پیار کرتا تھا اور آج تک کرتا ہے کیونکہ آپؐ کے وسیلے سے ہی خدا ملتا ہے اور آپ بھی سب سے زیادہ خدا کو پیار کرنے والے تھے، آپ کا یہ دعا کرنا کہ مجھے آگ کے عذاب سے بچا، یہ بتاتا ہے کہ حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنتے ہوئے دعا کی طرف توجہ دیتا ہے اور بخشش عطا کرنے والی حدیث میں اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ بخشش طلب کرو، یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اس خدا کے در پر جانا ضروری ہے، اس کی طرف قدم بڑھانا ضروری ہے، تب ہی وہ صورتحال پیدا ہو گی جب 100 آدمیوں کے قاتل کے لئے گناہوں کی طرف والی زمین لمبی کر دی گئی، فاصلہ بڑھا دیا گیا اور نیکیوں کی طرف جانے والی زمین سکیڑ دی گئی۔ کیونکہ وہ اس کوشش میں لگ گیا تھا کہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔ پس گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے بخشش طلب کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف کرنا اس کی عبادت کرنا، آگ سے بچنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دعا کی بھی توفیق دے اور اپنی پناہ میں بھی رکھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات وَرلے آسمان پر اترتا ہے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے تا میں اس کی دعا کو قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے تا میں اسے عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تا میں اسے بخشوں۔

(بخاری کتاب التہجد باب الدعا والصلہ من آخر اللیل)

یہ بخاری میں درج ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ہی ایک مسلم کی بھی روایت ہے، اس میں یہ ہے کہ ہر رات جب اس کا ابتدائی، تیسرا حصہ گزر جاتا ہے، دنیا کے آسمان پر اللہ تعالیٰ اترتا ہے اور کہتا ہے کہ (۔) یعنی میں اس کا حقیقی مالک ہوں، اور بادشاہ ہوں۔ جو بھی مجھ سے دعا کرے گا میں اس کے لئے اسے قبول کروں گا اور جو مجھ سے مانگے گا تو میں اسے دوں گا اور جو مغفرت طلب کرے گا میں اس کو بخش دوں گا اور وہ اسی طرح طلوع فجر تک رہتا ہے۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا باب الترغیب فی الدعاء)

دیکھیں جو زمین وآسمان کا مالک ہے وہ خود آواز دے رہا ہے، خود پکار رہا ہے کہ آؤ اور مجھ سے مانگو، مجھ سے لو، یہ جو میرے خزانے ہیں ان کو حاصل کرو، میں تم سب کو بھی دیتا رہوں تو میرے خزانوں میں کمی نہیں آتی۔ کسی بادشاہ کو تو اپنے خزانے میں کمی کا خوف ہو سکتا ہے لیکن مجھے نہیں۔ اللہ فرماتا ہے میرے خزانوں میں تو اتنی کمی بھی نہیں آتی جتنی ایک سوئی کو سمندر میں ڈبو کر اس سوئی کے ساتھ پانی کا قطرہ لگ جانے سے آتی ہے۔

ایک حدیث جس میں اللہ تعالیٰ نے بعض احکام کا بتایا ہے اور اپنے خزانوں کا ذکر کیا ہے، اس کا ذکر اس طرح ہے۔ حدیث قدسی ہے۔: ”حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم حرام کیا ہوا ہے اور اسے تمہارے درمیان حرام قرار دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے

بندو! تم میں سے ہر کوئی گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ پھر فرمایا اے میرے بندو! تم میں سے ہر کوئی بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ دینے والا ہے۔ انسان ایک عاجز چیز ہے اس کو کسی بات پر فخر نہیں کرنا چاہئے۔ بڑے بڑے صنعتکار اور زمیندار بھی منٹوں میں دیوالیہ بن جاتے ہیں، تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ فرمایا میں ہوں جو تمہیں کھلاتا ہوں، پھر فرمایا اے میرے بندو! تم میں سے ہر کوئی ننگا ہے سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ پھر فرمایا ’’اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام قسم کے گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔‘‘ پھر دعاؤں کی طرف توجہ دلائی، پھر فرمایا ’’اے میرے بندو! اگر تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو بھی تو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے نفع پہنچانا بھی چاہو تو مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے‘‘۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بالا ہے۔ ’’اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے جنّ وانس ایسے ہو جائیں جیسے تمہارا سب سے زیادہ پرہیزگار شخص تو پھر بھی یہ بات میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہ کر سکے گی‘‘۔ اگر سب نیک ہو جائیں تو نیکیاں میرے لئے نہیں ہیں۔ وہ نیکیاں تمہیں فائدہ پہنچانے کے لئے ہیں۔ پھر فرمایا ’’اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے جنّ وانس، سب کے سب ایسے ہو جائیں جیسا تمہارا سب سے زیادہ بدکار شخص تو بھی یہ بات میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ کر سکے گی‘‘۔ اگر بدیاں پھیل جاتی ہیں، میرے احکامات پر عمل نہیں کرتے، ان راستوں پر نہیں چلتے جن پر چلنے کا میں نے حکم دیا ہے تو اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فرق پڑے گا تو تمہیں پڑے گا۔ پھر فرمایا ’’اے میرے بندو! تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے جنّ وانس سب ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو جتنا مانگے دے دوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی نہیں ہو گی جتنی ایک سوئی کے سمندر میں ڈالنے سے ہوتی ہے‘‘۔ اللہ تعالیٰ کے پاس لامحدود خزانے ہیں۔ پس فرمایا! ’’اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لئے گن رکھوں گا۔ پھر تمہیں ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو کوئی بہتر بدلہ پاوے وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو اس کے برخلاف پائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے‘‘۔

(مسلم کتاب البرّ والصلۃ والآداب۔ باب تحریم الظالم)

نیکیاں کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کی جزا دے گا۔ نہیں کرو گے تو سزا ملے گی پھر اس پر اپنے آپ کو ملامت کرو۔ پس جیسا کہ پہلی حدیثوں میں ذکر ہو چکا ہے، کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بخشتا ہے لیکن پھر بھی سزا پانے والوں کے متعلق فرمایا کہ اپنے آپ کو ملامت کرو کہ اس غفور رحیم کے، ایسے مالک کے، ہوتے ہوئے بھی اس کے دربار سے فیض نہیں پایا۔

اب میں بعض احادیث سے آنحضرت ﷺ کے اپنے نمونے، اللہ تعالیٰ کا صفت مالکیت کے تحت آپ پر جو اظہار تھا اور آپ کا اس صفت کا پرتوَ بنتے ہوئے جو اظہار تھا، اس کا ذکر کرتا ہوں۔

ایک دفعہ ایک شخص کو آپؐ کے سامنے لایا گیا اور بتایا گیا کہ یہ آپؐ کے قتل کے ارادہ سے آیا تھا۔ جب وہ قابو آ گیا تو بہت خوفزدہ تھا، بڑا ڈرا ہوا تھا کہ اب مجھے سزا ملے گی تو آنحضرت ﷺ نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تو مت ڈر، تو مت ڈر۔ اگر تم ایسا کرنے کا ارادہ بھی کرتے تو تم مجھ پر مسلط نہ کئے جاتے۔

(الشفاء للقاضی عیاض، جزاوّل صفحہ 74- الباب الثانی۔ فصل واما الحلم۔ دارالکتب العلمیۃ بیروت۔ طبع ثانیہ 2007)

تو ایک تو آپؐ نے باوجود اس شخص پر مقدرت رکھتے ہوئے اپنے اللہ کی عفو کی صفت کا اظہار فرمایا اور اسے معاف کر دیا۔ اور دوسرے اللہ تعالیٰ کے وعدے پر کامل یقین رکھتے ہوئے کہ (۔) یعنی اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں کے حملے سے محفوظ رکھے گا، اس کو یہ بتا دیا، کہ تم ارادہ بھی کرتے تو میں جو خدا کا سچا رسول ہوں اور سب سے پیارا نبی ہوں، جس نے میری حفاظت کی ذمہ داری لی ہوئی ہے، جس کی میں ملکیت ہوں، وہ خود ہی میری حفاظت کرے گا اور تمہیں یا تم جیسے کسی بھی اور کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گا، کبھی مسلط نہیں کرے گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے کہ (۔) اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخرالزمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا‘‘۔

(البدر۔ جلد 4 نمبر 31 مورخہ 14 ستمبر 1905ء صفحہ 2۔ تفسیر حضرت اقدس مسیح موعود جلد 2 صفحہ 415)

پھر آنحضرت ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں۔ طائف کے سفر پر آپؐ کو غنڈوں نے لہولہان کر دیا تھا۔ جب نڈھال ہو کر آپؐ ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے، جب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مخالفین کے لئے حرکت میں آ چکی تھی۔ اس وقت جبریل علیہ السلام اور آپؐ کے درمیان کیا باتیں ہوئیں۔ لکھا ہے جب رسول اللہ ﷺ کا آپؐ کی قوم نے انکار کر دیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کے آپ کے بارے میں تبصرے اور ان کا آپؐ کو جواب سن لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ملک الجبال کو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ آپؐ اس کو اپنی قوم کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں۔ چنانچہ ملک الجبال نے آپؐ کو مخاطب کیا، آپؐ کو سلام کیا اور کہا مجھے اپنی قوم کے بارے میں جو چاہے حکم دیں۔ اگر آپ پسند کریں تو میں ان کو ان دو پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دوں۔ نبی ﷺ نے ملک الجبال کو مخاطب کر کے فرمایا: نہیں بلکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسی نسل پیدا کرے جو خدائے واحد کی عبادت کرتے اور اس کا کسی کو بھی شریک نہ قرار دیتے ہوں۔

(الشفاء للقاضی عیاض، جزاوّل صفحہ 184- الباب الثانی۔ فصل واما الشفقۃ ۔ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت۔ طبع ثانیہ 2007)

پس آپؐ کا اسوہ یہ تھا کہ کامل قدرت کے باوجود سزا سے مخالف کو بچا رہے ہیں۔ یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مالکیت یوم الدین آج ان لوگوں کے لئے اس دنیا میں ہی سزا کا اظہار کر سکتی ہے۔ لیکن اس کی جو عفو کی صفت ہے وہ بھی اس مالکیت کے تحت ہی ہے اور آپؐ اس کا پرتو ہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے تو آخری فتح یقیناً میری ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا اور اس یقین اور عفو کی صفت کو سامنے رکھتے ہوئے فرمایا کہ اے مَلک جسے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے ذریعہ جزا سزا کے لئے مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کئی بستیاں ایسی ہیں جو نافرمان تھیں جن کو اس طرح تباہ کر دیا گیا کہ ان کو پہاڑوں کے ذریعہ سے زمین میں دفن کر دیا گیا۔ لیکن پہاڑوں کو اللہ تعالیٰ نے زندگی بخشنے کا ذریعہ بھی تو بنایا ہوا ہے۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ جو روحانیت کی بارش اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے نازل فرما رہا ہے اور جو فیض کے چشمے مجھ سے جاری ہوں گے اور ہو رہے ہیں وہ ان کی اصلاح اور زندگی کا باعث بن جائیں گے اور یہ لوگ یا ان کی نسلیں روحانیت کی لہلہاتی فصلیں بن جائیں گی۔ اور دنیا گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیارے کی بات کو پورا فرمایا اور چند سال میں وہ سب آپؐ کے دامن میں آ گئے۔ جو آپ کے خون کے پیاسے تھے آپکی خاطر خون بہانے لگے۔ پس مالک کے آپ ﷺ کے ساتھ سلوک کے یہ نظارے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ عنقریب اسے ایک ملکِ عظیم دیا جائے گا..... اور خزائن اس پر کھولے جائیں گے۔

(تذکرہ صفحہ 148 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس یہ خدا کا وعدہ ہے۔ یہ ملکِ عظیم دنیا کی حکومتیں نہیں ہیں جس کی حضرت مسیح موعود کو ضرورت تھی بلکہ روحانی بادشاہت ہے۔ روحانی بادشاہت کے قیام کے لئے یہ تمام دنیا آپ کو دی جائے گی۔ وہ ملک دیا جائے گا جس کی حدیں کسی ملک کی جغرافیائی حدود تک نہیں بلکہ کل دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور وہ روحانی خزائن جو آپ کو دیئے گئے وہ تقسیم ہو رہے ہیں، آج دنیا میں ہر جگہ پہنچ رہے ہیں۔ پس یہ سچے وعدوں والا خدا ہے جو ہر روز ہمیں اس عظیم ملک کی فتح کی طرف لے جا رہا ہے اور اس کے نشان دکھا رہا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود کو ایک اور الہام ہوا۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ جلّشانہٗ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا'' اور مجھے اس نے فرمایا کہ ''میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔

(تذکرہ صفحہ 8 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

فرمایا'' یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہوگی۔ پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھا''۔

(تذکرہ صفحہ 8 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے الہامات کے ذریعہ سے، کشوف کے ذریعہ سے، رؤیا کے ذریعہ سے، جو سلوک تھا ان میں سے ایک کشفی نظارے کا یہاں میں ذکر کرتا ہوں جس کو آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے نے بھی محسوس کیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ بعض احکام میں نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں۔'' حضرت مسیح موعود نے قضاء وقدر کے احکام اپنے ہاتھ سے لکھے'' کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہوگا اور پھر اس کو دستخط کرانے کے لئے خداوند قادر مطلق جلّشانہ کے سامنے پیش کیا ہے''۔ فرمایا کہ'' (یاد رکھنا چاہئے کہ مکاشفات رؤیا صالحہ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض صفات جمالیہ یا جلالیہ الٰہیہ انسان کی شکل پر متمثل ہو کر صاحب کشف کو نظر آ جاتے ہیں اور مجازی طور پر وہ یہی خیال کرتا ہے کہ وہی خداوند قادر مطلق ہے اور یہ امر ارباب کشوف میں شائع ومتعارف ومعلوم الحقیقت ہے''۔) یعنی جو صاحب کشف ہیں ان کو اس کی حقیقت پتہ ہے

(''جس سے کوئی صاحب کشف انکار نہیں کر سکتا)'' فرماتے ہیں کہ'' غرض وہی صفت جمالی جو بعالم کشف قوت متخیلہ (یعنی سوچنے کی جو قوت تھی) کے آگے ایسی دکھائی دی تھی جو خداوند قادر مطلق ہے۔ اس ذات بے چون و بے چگون کے آگے (جو بے مثل ہے، لاثانی ہے، جس کی کوئی مثال نہیں) وہ کتاب قضاء وقدر پیش کی گئی اور اس نے جو ایک حاکم کی شکل پر متمثل تھا، اپنے قلم کو سرخی کی دوات میں ڈبو کر اول اس سرخی کو اس عاجز کی طرف چھڑکا اور بقیہ سرخی کا قلم کے منہ میں رہ گیا۔ اس سے اس کتاب پر دستخط کر دیئے اور ساتھ ہی وہ حالت کشفیہ دور ہو گئی اور آنکھ کھول کر جب خارج میں دیکھا تو کئی قطرات سرخی کے تازہ بتازہ کپڑوں پر پڑے۔ چنانچہ ایک صاحب عبداللہ نام جو سنور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے اور اس وقت اس عاجز کے پاس نزدیک ہو کر بیٹھے ہوئے تھے۔ دو یا تین قطرہ سرخی کے ان کی ٹوپی پر پڑے۔ پس وہ سرخی جو ایک امر کشفی تھا وجود خارجی پکڑ کر نظر آ گئی۔ اسی طرح اور کئی مکاشفات جن کا لکھنا موجب تطویل ہے مشاہدہ کیا گیا ہے''۔ (تذکرہ صفحہ 100-102 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

تو یہ کشف کہ اللہ تعالیٰ نے جب دستخط کئے تو پین کو چھڑکا، جو سیاہی چھڑکی تو وہ ظاہری طور پر بھی سامنے نظر آ گئی۔ حضور کے کپڑوں پر پڑی۔ دیوار پر پڑی اور ان کی ٹوپی پر پڑی۔ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب بھی اس کا ذکر کرتے ہیں کہ'' اس طرح ہوا اور کہتے ہیں میں اس وقت پاؤں دبا رہا تھا میں نے محسوس کیا کہ پاؤں پر بھی ایک قطرہ پڑا ہوا ہے تو اس وقت کہتے ہیں کہ 27 رمضان تھی۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ آخری عشرہ تھا۔ جمعہ کا دن تھا۔ یہ میں سوچ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے پاؤں میں دبا رہا ہوں۔ مبارک ہستی ہے، مبارک مہینہ ہے، مبارک دن ہے تو اللہ تعالیٰ کوئی نشان دکھائے تو اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کے بدن میں لرزہ طاری ہوا ہے پھر آنکھوں سے آنسو بھی نکل رہے تھے اور اس وقت میں نے محسوس کیا کہ کوئی چیز آ گری ہے جیسے چھینٹے پڑے ہیں۔ جہاں پاؤں دبا رہا تھا اس کے قریب ایک چھینٹا پڑا تھا، میں نے انگلی لگائی کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو شاید اس میں خوشبو بھی ہو لیکن اس میں بہرحال خوشبو کوئی نہیں تھی لیکن وہ سیاہی پھیل گئی۔ پھر حضرت مسیح موعود تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے اٹھے اور (بیت) میں تشریف لے گئے اور وہاں بیٹھ کے میں نے کہا کہ یہ قمیص جس پر چھینٹے پڑے ہیں مجھے دے دیں تو حضرت مسیح موعود نہیں مانے لیکن بڑے وعدہ کے بعد اس بات پہ مانے کہ یہ قمیص میں تمہیں دیتا ہوں جس پر چھینٹے پڑے ہیں اور حضرت مسیح موعود نے فرمایا دیکھو تمہارے اوپر تو نہیں چھینٹے پڑے تو اور کہیں نہیں تھے۔ ان کی سفید ٹوپی پر ایک چھینٹا یا دو چھینٹے پڑے ہوئے تھے۔ تو بہرحال اس شرط پر حضرت مسیح موعود نے اپنی قمیص دی کہ کہیں بدعت نہ بن جائے، شرک کا موجب نہ بن جائے اس لئے یہ تمہارے ساتھ ہی دفن ہو جائے گی۔ ورثاء میں نہیں جائے گی۔ تو یہ نشان تھا۔ حضرت عبداللہ سنوری یہ ساری باتیں لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ ہے سچی عینی شہادت۔ اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن کی وعید کافی ہے۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر اور اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے سراسر سچ ہے۔ اگر جھوٹ ہو تو مجھ پر خدا کی لعنت، لعنت، لعنت۔ مجھ پر خدا کا غضب، غضب، غضب''۔

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 100-102 حاشیہ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

تو یہ آپ کے اس واقعے کی سچی گواہی یہ تھی کہ دوسرے جو ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کو بھی اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ ہر روز حضرت مسیح موعود کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے اور ہم ان کو دیکھ رہے ہیں، آئندہ بھی ہمیں دکھاتا رہے۔ اور وہ وعدے بھی جو ابھی تک پورے نہیں ہوئے یا وہ نشان جو ابھی تک پورے نہیں ہوئے یا ہونے ہیں ان کو بھی ہمیں اپنی زندگی میں دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم بھی اس مالک کے آگے ہمیشہ جھکے رہنے والے ہوں۔ آمین

حضرت مقداد بن الاسودؓ

آپؓ کا نام مقداد بن عمرو بن ثعلبہ تھا۔ آپؓ دراصل بہراء کے رہنے والے تھے۔ پھر مکہ میں آباد ہوئے جہاں اسود بن یغوث نے آپ کو متبنیٰ کر لیا۔ اسی لئے الاسود کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ آپؓ ہجرت حبشہ میں شامل تھے۔ ہجرت مدینہ اپنی بعض دشواریوں کی وجہ سے جلدی نہ کر سکے یہاں تک کہ رسول اکرمؐ بھی تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپؓ مدینہ گئے۔ تمام غزوات میں کارہائے شجاعت دکھائے۔ فتح مصر کے وقت حضرت عمرؓ نے حضرت عمرو بن العاصؓ امیر عسکر کو کمک بھجوائی تو اس لشکر کے چار افسران تھے ان میں حضرت مقدادؓ بھی شامل تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس لشکر کا ہر ایک افسر دشمن کے ایک ہزار سپاہیوں کے برابر ہے۔ آپؓ 32ھ میں حضرت عثمانؓ کے دور میں فوت ہوئے اور ستر برس کی عمر میں جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

آپؓ سات پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ اسلام کے بہادر شاہسواروں سے تھے۔ وفات سے پہلے مدینے آ گئے تھے۔ نماز جنازہ حضرت عثمانؓ نے پڑھائی تھی۔

مشرک کی شناعت

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں۔

ایک دن میں نے پڑوسی عورت کی آواز سنی جو اپنے شوہر سے شکایتاً کہہ رہی تھی کہ میں پچاس سال سے تیرے نکاح میں تھی۔ میں نے ہر قسم کی تنگی ترشی برداشت کی اور تجھ کو کوئی تکلیف نہ دی بلکہ صبر کیا اور تیری عزت و ناموس کی حفاظت کی۔ میں کسی حال میں بھی تجھے دوسرے نکاح کی اجازت نہ دوں گی۔ کیونکہ تو دوسری عورت کو مجھ پر مسلط کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ ساری تکالیف میں نے اس لئے برداشت کیں کہ میں صرف تجھ کو دیکھوں اور تو صرف مجھ کو دیکھے۔ مگر آج تو دوسرے کی طرف توجہ کرتا ہے اس لئے میں امام المسلمین سے تیری شکایت کروں گی۔

جب میں نے اس کی مثال قرآن سے تلاش کی تو یہ آیت ملی ان للّٰہ لایغفر .... یعنی میں نے تیرے سب گناہ بخش دیئے لیکن اگر تو دوسرے کی طرف توجہ کرے گا تو ہرگز نہیں بخشوں گا۔

(تذکرۃ الاولیاء باب سوم ص35)

حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ المعروف مہر آپا

حضرت مصلح موعود کی حرم سابع حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ المعروف مہر آپا تھیں۔ 24 جولائی 1944ء کو حضرت مصلح موعود نے نکاح ایک ہزار روپے حق مہر پر خود پڑھا خطبہ میں حضور نے فرمایا کہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی وفات سے پیدا ہونے والی صورتحال سے بچوں کی نگہداشت کے لئے شادی کی ضرورت تھی چنانچہ حضرت ام طاہر صاحبہ کے خاندان میں ہی یہ رشتہ طے پایا۔

آپ حضرت ام طاہر صاحبہ کی بھتیجی تھیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ 7/اپریل 1919ء کو حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب ابن حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے ہاں پیدا ہوئیں۔

حضرت مصلح موعود کو ایک رویا میں آپ کے بارہ میں یہ خبر دی گئی تھی:

"ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے کہ مہر آپا کو بلاؤ جس کے معنی ہیں محبت کرنے والی آپا"

(الفضل یکم اگست 1944ء)

اسی رویا کی بنا پر آپ جماعت میں مہر آپا کے نام سے معروف ہیں اور اسی نام سے پکاری جاتی تھیں۔ آپ کی تقریب رخصتانہ 7/اگست 1944ء کو ہوئی۔ 15/اگست کو حضرت مصلح موعود کی طرف سے قادیان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ کی خدمات کی بھی توفیق ملی اور سیکرٹری جنرل، سیکرٹری خدمت خلق اور نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی رہیں۔ مورخہ 22 مئی 1997ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ کی چاردیواری کے احاطہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

حضرت مہر آپا کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا:

"میری والدہ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی بعض خوشخبریوں کے نتیجے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہم بچوں کی خاطر ان سے شادی کی۔ میں اور میری تین بہنیں تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خواہش تھی کہ اپنے خاندان کا ہی، یعنی میری امی کے خاندان کا ہی کوئی شخص ہماری نگہداشت کرے۔ کیونکہ ان کے متعلق ڈاکٹروں کا یہ فیصلہ تھا کہ ایک بیماری کی وجہ سے ان کے بچہ نہیں ہوسکتا اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ بھی سوچا کہ ایسی ماں ان کو ملے گی جس کے الگ اپنے بچے نہیں ہوں گے۔ مجبوراً وہ انہی سے پیار کرے گی۔ اور اسی وجہ سے آپ کا نام "مہر آپا" رکھا گیا۔ جس کا آپ کی ایک رویا (۔) سے تعلق تھا۔ کہ ایسی آپا جو "مہر" بن جائے اب مہر امی نہیں فرمایا "مہر آپا" اور واقعۃً ہم سب کا آپ سے تعلق آپا ہی کی قسم کا تھا۔ مگر مہر والا تعلق، کم از کم میں اپنی ذات میں ضرور کہہ سکتا ہوں، میرا ان سے تعلق ہمیشہ مہر کا رہا۔ یعنی محبت اور پیار کا تعلق۔

آپ کے ذکر خیر اور صدقہ جاریہ کے طور پر حضور نے اس خطبہ میں فرمایا کہ:

"سیدہ مہر آپا کی وفات کی اطلاع چونکہ مجھے جرمنی میں ملی ہے اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی طرف سے جو روپیہ یہاں موجود ہے اس میں سے اور کچھ باہر سے منگوا کر تین لاکھ جرمن مارک (بعد میں 5 لاکھ) جماعت احمدیہ جرمنی کے سپرد کروں گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سو (بیوت الذکر) کی جو تحریک ہے۔ ہر 100 میں سے تین ہزار ان کی طرف سے ہوگا۔

آخر پر آپ نے فرمایا کہ سیدہ مہر آپا کے وصال نے ایک نئی بات بھی آپ کے اندر پیدا کر دی ہے جماعت جرمنی۔ یہ سارے خیالات میرے دل میں اس وصال کے ساتھ اٹھنے شروع ہوئے اور اس طرح پایہ تکمیل کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وفات کو زندہ کرنے کی توفیق بخشے، جو بھی ہم میں سے مرے صفات باری تعالیٰ کو پیچھے روایات کی صورت میں زندہ چھوڑتا چلا جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو"۔

(الفضل 30 مئی 1997ء)

☆......☆......☆......☆

ولادت

مکرم محمد جمیل صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ شمالی چھاؤنی لاہور کینٹ تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 28 دسمبر 2006ء کو دو بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام عطاء الفاطر عطا فرمایا ہے۔ بچہ مکرم چوہدری محمد سلیمان صاحب لاہور شمالی چھاؤنی سابق آزاد کشمیر کا پوتا اور مکرم شیخ عبدالقیوم صاحب کریم نگر فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر، نیک، خادم دین ہونے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم افتخار احمد رانا صاحب ترکہ
مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب خاں)

مکرم افتخار احمد رانا صاحب گلگشت کالونی ملتان نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عبدالرحمٰن خاں صاحب ولد مکرم چوہدری غلام احمد خاں صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 3/8 محلّہ دارالنصر برقبہ 10 مرلہ الاٹ ہے۔ یہ قطعہ برقبہ 10 مرلہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر کسی وارث کو اس منتقلی پر اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ مکرم افتخار احمد رانا صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم ناصر احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم وسیم احمد صاحب مرحوم (بیٹا)

ورثاء مرحوم

(الف) مکرمہ انیسہ وسیم صاحبہ (بیوہ)
(ب) مکرم ماجد احمد خاں صاحب (بیٹا)

4۔ مکرم سعیدہ رحمٰن صاحب (بیٹی)
5۔ مکرمہ مجیدہ رحمٰن صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اللہ کا فضل، امام کی دعا، ڈاکٹر کی دوا - یہی تین نکات ہیں ضامن شفاء ☆ تشخیص، علاج، ادویات - اعلیٰ معیار اور دعا کے ساتھ

گیس - بدہضمی - تیزابیت

GHP-419/GH

معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف تیزابیت، جلن، درد، السر، بدہضمی، گیس، قبض، خون اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔ بہت کم دوائیں بدہضمی کے علاج میں اس دوا کے ہم پلہ قرار دی جاسکتی ہیں بالخصوص کھانا کھانے کے بعد آنتوں میں ہوا پیدا ہو، غذا کی نالی یا سینے میں جلن ہو ذائقہ ترش ہو، حلق میں سخت گیند کا اٹکاؤ محسوس ہو، ڈکاریں آتی ہوں۔ چائے، سگریٹ نوشی سے بدہضمی پیدا ہو، پیٹ درد، قبض یا دست ہوں تو **GHP-419** ان جملہ تکالیف کیلئے شافی دوا ہے۔ معدہ کی خرابی سے نزلہ زکام ہو، بخار یا بیماری کے بعد کمزوری، خون کی کمی اور طاقت کی بحالی۔ بھوک کی کمی اور زیادتی دونوں حالتوں میں اللہ کے فضل سے اس دوا میں یقیناً شفاء کی قدرت موجود ہے۔ اس کے ساتھ GHP-519 ملا کر استعمال کرنا معدہ و پیٹ کے کینسر و السر کیلئے انتہائی مفید و مؤثر ہے۔

رعایتی قیمت: 25ml=/125 روپے 120ml =/500 روپے

مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ

GHP-555/GH

جرمنی و فرانس سے درآمد شدہ سیل بند تحقیقی ادویات پر مشتمل اس مرکب کی افادیت مردانہ کمزوری دور کرنے کیلئے حتمی درجہ رکھتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ مردانہ کمزوری کیلئے یہ ایک نہایت مؤثر ایک اعلیٰ ترین فارمولا ہے جو جزوی یا مکمل کمزوری و نامردی کی کیفیت کو سدھار کر قوت مردی کو بحالی کی طرف لے آتی ہے اگر اسے GHP-444/GH کے ساتھ ملا کر مردانہ کمزوریوں کے پورے طور پر رفع ہونے تک استعمال کیا جائے تو زندگی نئے ولولوں اور بھرپور امنگوں سے آشنا ہوجاتی ہے۔ یہ ایک ایسا مردانہ ٹانک ہے جسے ہر عمر کے افراد اور ہائی بلڈ پریشر اور دل کے مریض بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ شوگر کے مریض اس کے استعمال کے بعد صحت مند مردوں کی طرح بھرپور زندگی کا لطف اٹھا سکتے ہیں مکمل مردانہ کمزوریوں کے علاوہ مقوی اعصاب، مقوی دل و دماغ اور ہر قسم کی جسمانی کمزوری دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ (بیرونی استعمال کیلئے خاص تیل GHP-515)

رعایتی قیمت: 25ml=/125 روپے 120ml =/500 روپے

پراسٹیٹ غدود کا شافی علاج

GHP-450/GH

پراسٹیٹ غدود، غدہ مذی یا پراسٹیٹ گلینڈز، مردوں میں مثانے کی گردن پر حلقہ نما (گول) بادام کے برابر ایک غدود ہوتا ہے جو عموماً 40-50 سال عمر ہونے کے بعد بڑھ جاتا ہے۔ پیشاب کی نالی چونکہ اس غدود کے درمیان سے گزرتی ہے اس لئے بڑھتے ہوئے غدود کا دباؤ پڑنے سے یہ نالی پچک کر تنگ ہوجاتی ہے اور پیشاب رک رک کر اور قطرہ قطرہ آتا ہے بعض وقت بالکل بند ہو جاتا ہے جرمنی و فرانس کے سیل بند مدر ٹنکچرز کے نہایت مؤثر اجزاء سے تیار کردہ یہ وسیع الاثر مرکب بڑھے ہوئے غدود کو اصل حالت پر واپس لاتا ہے اور سوزش رفع کرتا ہے۔ شدید سوزش میں اس کے ساتھ **GHP-344/GH** ملا کر استعمال کرنے سے جلد آرام آتا ہے۔

GHP 450/GH کا مسلسل استعمال آپریشن اور پراسٹیٹ کے کینسر سے محفوظ رکھنے میں مددگار ہے

رعایتی قیمت: 25ml=/125 روپے 120ml =/500 روپے

نرینہ اولاد کے خواہش مند حضرات کیلئے

سپیشل علاج

1- GHP-439/GH (مردوں کیلئے)

2- GHP-440/GH (عورتوں کیلئے)

نرینہ اولاد کیلئے امید سے پہلے اپنی متعلقہ دوائی دو سے چھ ماہ باقاعدگی سے استعمال کریں۔ اللہ کے فضل سے حمل جلد قائم ہوگا۔ نیز یہ دوائیں عام صحت کیلئے بھی انتہائی مفید ہیں۔

حمل قائم ہونے پر بیوی اپنی دوائی GHP-440 بند کر دے اور GHP 540 کا استعمال شروع کر دے۔

3- GHP-540GH (حاملہ کیلئے)

دوران حمل اس دوا کو استعمال باقاعدگی سے بچے کی پیدائش تک جاری رکھیں۔ اللہ کے فضل سے عموماً نرینہ اولاد پیدا ہوگی اور زچہ بچہ کی صحت بہتر رہے گی نیز حمل کی دیگر تکالیف سے محفوظ رکھے گی۔

پیکنگ: 120ML رعایتی قیمت =/750 روپے

اس کے علاوہ جرمن سیل بند مفرد و مرکب ادویات مدر ٹنکچرز، بچی بوٹی، کاکیشیا سپیشل، ٹنی برسپیشل اور آپ کی ضرورت کے مطابق جملہ ہومیو پیتھک سامان و کتابیں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں

تمام امراض کے مؤثر علاج کیلئے تجربہ کار ہومیو پیتھک ڈاکٹرز موجود ہیں
نئے سال کا کیلنڈر اور کتابچہ "صحت اور علاج" مفت حاصل کریں
"تعطیل بروز جمعۃ المبارک"

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

ربوہ پوسٹ کوڈ: 35460 فیکس: 047-6212217

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی
فون: 047-6211399-6005666
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ
فون: 047-6212399-6005622

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

لال مسجد میں ممکنہ آپریشن، پنجاب سے نفری طلب

وزیر داخلہ آفتاب احمد خان شیر پاؤ نے کہا ہے کہ لال مسجد انتظامیہ کے غیر قانونی اقدامات نے صورتحال خود بگاڑی ہے۔ حکومت گزشتہ تین چار ماہ سے صبر وتحمل کا مظاہرہ کر رہی ہے، قانون کے اندر رہتے ہوئے لال مسجد انتظامیہ کے خلاف کارروائی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے مذاکرات کو ہمیشہ ترجیح دی ہے مگر اس کے باوجود وہ اپنے غیر قانونی اقدامات سے باز نہیں آئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں معلوم ہے کہ جامعہ حفصہ میں خواتین ہیں، حکومت خون خرابہ نہیں چاہتی۔

سب سے زیادہ القاعدہ کے رکن پاکستان نے پکڑے

وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ القاعدہ سے وابستہ جتنے لوگ پاکستان نے گرفتار کئے ہیں اتنے کسی نے نہیں کئے۔ منشیات کی پیداوار کو کنٹرول کرنے کیلئے عالمی برادری کو افغانستان کی زیادہ سے زیادہ مدد کرنا ہوگی۔ منشیات سے حاصل ہونے والی آمدنی دہشت گردی کے مقاصد کیلئے استعمال ہو سکتی ہے اور یہ پوری دنیا کیلئے خطرہ ہے لہٰذا عالمی برادری کو اس طرف فوری توجہ دینا ہوگی۔

پاکستانی کالا باغ ڈیم کیوں نہیں بننے دیتے

آزاد جموں و کشمیر کے صدر راجہ ذوالقرنین خان نے کہا ہے کہ جنرل پرویز مشرف نے پاک بھارت ٹینشن ختم کرنے کیلئے جو اقدامات کئے وہ قابل تحسین ہیں۔ پاکستان نے جتنی لچک مقبوضہ کشمیر پر دکھائی اتنی بھارت نے نہیں دکھائی۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ کالا باغ ڈیم نہیں بننے دیتے ان سے پوچھا جائے کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کشمیریوں نے اپنے سینے پر منگلا ڈیم بنایا۔ پاکستان کالا باغ ڈیم کیوں نہیں بناتا۔ ہم منگلا ڈیم سے ایک گھونٹ بھی پانی نہیں لیتے جبکہ سارا پاکستان لیتا ہے۔

چاہے کچھ ہو جائے انتخابات سے قبل واپس آؤں گی

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے انتخابات سے قبل وطن واپس آؤں گی۔ صدر پرویز مشرف انتقال اقتدار کا سیاسی حل تلاش کریں۔ بے نظیر نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سپریم کورٹ کے سامنے پرامن احتجاج کرنے والے پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں کو فوری رہا کرے۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کی آزادی کیلئے آواز بلند کرنا کوئی جرم نہیں۔

لوڈشیڈنگ جاری، شدید گرمی سے مزید 6 افراد جاں بحق

واپڈا کی جانب سے ربوہ سمیت ملک بھر میں بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ ملک بھر میں شہریوں نے بجلی کی عدم فراہمی کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے۔ ساہیوال اور چنیوٹ میں 6 مزید افراد جاں بحق ہو گئے۔ واپڈا ذرائع کے مطابق واپڈا کو 1200 میگا واٹ بجلی کی کمی کی صورتحال آئندہ چار ماہ کے دوران نمایاں طور پر بہتر ہو جائے گی۔ جس سے لوڈشیڈنگ کا دورانیہ کم ہو جائے گا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 22 مئی

طلوع فجر	3:30
طلوع آفتاب	5:05
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:05

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش: 047-6214228

ستی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434, Fax:6213966

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا، اصفہان، شجر کاری، جیل ڈائزکشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail: amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع دار الصدر شمالی بلاک 10 قطعہ نمبر 12 کھاتہ نمبر 416 برائے فروخت ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کریں
حمید احمد رابطہ نمبر: 0604-688624
0333-6446472

Mob: 0300-9491442
Mob: 0300-4742974
TEL: 042-6684032
طالب دعا: ندیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

Govt. LIC NO. ID-511
خوشخبری
سال گزشتہ کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ U.K کیلئے کرایہ جات میں خصوصی رعایت
سبینا ٹریولز
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ
فون نمبر ربوہ: 047-6211211 فیکس: 047-6215211
موبائل: 0333-8988150
فون نمبر اسلام آباد: 051-2829706-2821750
فیکس: 051-2829652 موبائل: 0333-5117695
www.airborneservices.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
E-mail: bilal@cpp.uk.net

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
جیولرز اینڈ بوتیک
پیچ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات ولباسات اب پنڈی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پنڈی: 047-6214510 - 049-4423173

انگریزی ادویات ومیڈیکل آلات کا مرکز بہترین تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون: 2647434

الفرقان رینٹ اے کار
ہونڈا، 20D سیلون، لیانا، کلٹس، مہران، ہائی ایس اور کوسٹریں روزانہ یا ماہانہ رعایتی کرایہ پر
سیلف یا ڈرائیور کے ساتھ حاصل کریں۔
ربوہ تا لاہور، لاہور تا ربوہ یکطرفہ ڈراپ کی سہولت مہران پر صرف -/1300 روپے میں حاصل کریں
CELL#03327055604
03327057406

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیٹر اور پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سنگی آٹو سپیئر پارٹس
جی ٹی روڈ چونا منڈی لاہور
0321-4454434
فون نمبرز: 042-7963207-7963531

خوشخبری
عثمان الیکٹرونکس
سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG
Mitsubishi, Orient & Super Asia
اب مکمل ڈش Neoset ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ -/4500 میں لگوائیں
اس کے علاوہ: فریج، فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر، مائیکرو ویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس بھی دستیاب ہیں۔
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

CPL-29FD

سپر دھماکہ آفر
اب صرف -/4500 روپے میں مکمل ڈش لگوائیں Neosat ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
سپلٹ اے سی صرف -/13900-75 میں سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، روم کولر، گیزر، مائیکرو ویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
نیز اپنے کوکنگ رینج، واشنگ مشین، اے سی اور مائیکرو ویو اوون کی سروس اپنے گھر پر کروائیں
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH: 042-7223347, 7239347, 7354873
Mob: 0300-4292348, 9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور